وخیر جلیس فی الزماں کتاب

میزان

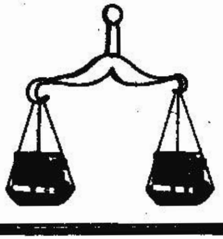

تبصرۂ کتب

نام کتاب: نبی اکرم ﷺ بہ حیثیت معلم

مؤلف: پروفیسر ڈاکٹر فضل الٰہی

ملنے کا پتہ: مکتبہ قدوسیہ۔غزنی اسٹریٹ،اردو بازار۔لاہور

صفحات: ۴۵۷

تبصرہ نگار: سید عزیز الرحمن

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بارے میں خود فرمایا کہ انما بعثت معلما یعنی میں معلم ہی بنا کر مبعوث کیا گیا ہوں۔اس حیثیت سے رسول اللہ ﷺ کی سیرت طیبہ پر لکھنے والوں نے کئی چھوٹی بڑی کتب تالیف فرمائی ہیں۔زیر نظر کتاب بھی اس موضوع پر ایک مفصل علمی کاوش ہے۔کتاب کے مولف عربی اردو میں خصوصاً سیرت طیبہ کے حوالے سے کئی ایک کتب کے مولف ہیں۔

یہ کتاب ۴۶ باب یا ذیلی عنوانات پر مشتمل ہے۔ان کی تفصیل یہ ہے:

ہر مناسب وقت میں تعلیم دینا۔ ہر مناسب جگہ میں تعلیم دینا۔مختلف اقسام کے لوگوں کو تعلیم ۔میسر آنے والے مواقع سے تعلیم میں استفادہ۔ طالب علم کا خیر مقدم ۔مخاطب لوگوں کو قریب کرنا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور مخاطبین کا ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہونا۔ بات کرنے سے پہلے لوگوں کو چپ کرانا۔ شاگردوں کو نام کنیت یا لقب سے پکارنا۔ شاگردوں کے بعض اعضائے جسم کو چھونا۔ تنبیہ اور اظہار تعلق کے لئے ضرب لگانا۔ شاگردوں کے لئے دعا۔گفت گو میں وضاحت اور ٹھہراؤ۔ بات کا اعادہ کرنا۔ اشاروں کا استعمال۔ لکیروں اور شکلوں کا استعمال ۔ مثالیں بیان کرنا۔تعلیم بالعمل ۔ اسلوب تقابل۔ پہلے اجمال پھر تفصیل ۔ اسلوب استفہام۔ طلبہ سے استفسار۔ قابل شرم باتوں کا کنایتاً ذکر کرنا۔ضروری باتوں کی تعلیم میں نہ شرمانا۔ سوال کرنے کی اجازت۔ عمدہ استفسار کی

تعریف۔ جواب میں تشبیہ وقیاس کا استعمال۔ سوال سے زیادہ جواب۔ نامعلوم بات کے جواب میں خاموشی۔ بے کار اور باعث مشقت سوال پر ناراضی۔ اچھی طرح سمجھنے کی خاطر سوال کی اجازت۔ طلبہ کو یاددہانی کرانے کی اجازت۔ اپنی موجودگی میں شاگرد کو تعلیم وتربیت کا موقع دینا۔ شاگرد کو سبق دہرانے کا موقع دینا۔ تواضع۔ لطف وشفقت سے تعلیم۔ کسی شخص سے غیر متوقع غلطی پر اظہار خفگی۔ ذہین وفطین شخص کی کوتاہ فہمی پر غصہ۔ فقیر طلبہ کو اپنی ذات اطہر اور اہل پر ترجیح۔ طلبہ کی صلاحیتوں کا ادراک۔ طلبہ کے حالات کو پیش نظر رکھنا۔ لائق شاگردوں کی عزت افزائی۔ طلبہ پر اپنے اقوال وافعال کے اثرات کو پیش نظر رکھنا۔ طلبہ کی غیر حاضری کا نوٹس لینا۔ آسانی کرنے والے معلم۔ حسب استعداد علم سیکھنے کی ترغیب۔

یہ ۴۶ عنوانات ہیں البتہ فہرست میں انہیں ۴۷ شمار کیا گیا ہے۔

کتاب کا اسلوب یہ ہے کہ مولف پہلے ایک حدیث بیان کرتے ہیں، پھر اس کا ترجمہ دیتے ہیں، اس کے بعد بعض شارحین حدیث مثلاً حافظ ابن حجر، علامہ عینی، امام نووی، علامہ قرطبی، ملاعلی قاری وغیرہ کے حوالے سے اس حدیث کے فوائد اور مباحث بیان کرتے ہیں۔ اس اسلوب سے کتاب میں قدرے طوالت کا عنصر پیدا ہو جاتا ہے۔ البتہ کتاب کے تمام بیانات اور مباحث مفصل حوالہ جات کے ساتھ پیش کئے گئے ہیں، اس لئے مضامین کی استنادی حیثیت متعین کرنے میں قاری کو دشواری نہیں ہوتی۔

زیر نظر کتاب کے مضامین سے اندازہ ہوتا ہے کہ وہ اپنے موضوع کا نہایت تفصیل کے ساتھ احاطہ کرتی ہے۔ البتہ مباحث میں حسن ترتیب کی کمی نظر آتی ہے، بعض اصولی باتوں کو جزوی ہدایات کے ساتھ ملا کر بیان کرنے کی وجہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منہج تعلیم جاننے کے خواہش مند شخص کے لئے مرتب انداز میں زیر بحث موضوع کو جاننا مشکل ہو جاتا ہے۔ کتاب کے عناوین میں بھی تکرار محسوس ہوتا ہے۔ نیز زبان وبیان کے لحاظ سے بھی کتاب پر نظر ثانی کتاب کی افادیت میں اضافے کی موجب ہو سکتی ہے۔

☆☆☆☆☆